حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

غیر مسلم جج شرعی نقطہ نظر سے

اسلام میں کسی غیر مسلم کا ملک کی عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس بننے کی کوئی گنجائش نہیں۔

پوری اسلامی تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

راجہ سکندر زمان کی رہائش گاہ پر مولانا سمیع الحق کی حاضرین سے بات چیت

۲۱ مارچ (خانپور + ہزارہ) جمعیۃ علماء اسلام کے سربراہ سینٹر مولانا سمیع الحق نے فرمایا ہے کہ اسلامی اور شرعی نقطہ نظر سے اسلامی جمہوری مملکت میں کسی غیر مسلم کا ملک کی سب سے بڑی عدالت کا چیف جسٹس بننے کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں اور موجودہ صورتحال اسلامی جمہوریہ پاکستان کیلئے ایک بہت بڑا المیہ اور قوم کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ مولانا سمیع الحق خانپور ہزارہ میں راجہ سکندر زمان صاحب کی رہائش گاہ پر مرحوم کی تعزیت کیلئے آئے تھے۔ مولانا کی آمد کی اطلاع پر مرحوم راجہ صاحب کے صاحبزادگان اور خاندان کے علاوہ کافی تعداد میں دیگر معززین اور صحافی بھی جمع ہو گئے تھے۔ مولانا مدظلہ نے حاضرین کے سوالات کے جواب میں کہا کہ پوری اسلامی تاریخ میں کسی اسلامی ریاست میں اس منصب پر کوئی غیر مسلم فائز نہیں ہوا اور قضاء کی شرائط اور اہلیت میں مسلمان ہونا لازمی شرط ہے۔ مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ موجودہ صورتحال اس وقت اور بھی نازک ہو جاتی ہے جبکہ شریعت اپیلیٹ بنچ بھی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے تحت ہو اور شریعت سے متعلق آخری فیصلے بھی چیف جسٹس کے دائرہ اختیار میں ہوں۔ مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ ۷۳ء کے آئین کی تشکیل کے وقت بھی میں نے یہ معاملہ اپنے والد مرحوم شیخ الحدیث مولانا عبدالحق" ممبر قومی اسمبلی کے ذریعہ ترامیم کے ذریعہ اٹھایا تھا اور اس وقت کی قومی اسمبلی کے ریکارڈ پر یہ ترامیم نمبر ۱۴۵۴۔ نمبر ۱۴۶۹۔ نمبر ۱۴۷۷ اور نمبر ۱۵۱۹۔ نمبر ۱۵۲۰ پر موجود ہیں جن کا تعلق عدلیہ سے متعلق دفعات ۱۷۵ تا ۲۱۲ سے ہے۔ مگر اس وقت اسمبلی نے ان تمام ترامیم کو مسترد کر دیا اور کہا کہ عملاً ایسی صورت پاکستان میں نہیں پیدا ہوگی۔ اور روشن خیالی کے شوق میں ایک اسلامی مملکت کو سیکولر ملک بنانے کی کوشش کی گئی۔ مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ عدالت عظمیٰ کا یہ موجودہ بحران خدائی گرفت ہے۔ اور معلوم نہیں یہ ہمارے ملک کی کیا کیا جمہوری اور اسلامی قدریں بہا کر لے جائے۔